روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۳/۳۹ — سوموار ۴ محرم ۱۴۱۰ ھ ۔ ۷ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۔ ۷ اگست ۱۹۸۹ء — ۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

سیّدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلے میں بیرونی ممالک کے دورے پر ہیں خدا کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" خَلق اور خُلق دو لفظ ہیں۔ خَلق تو ظاہری حسن پر بولا جاتا ہے اور خُلق باطنی حُسن پر بولا جاتا ہے۔ باطنی قویٰ جس قدر مثل عقل، فہم، سخاوت، شجاعت، غضب وغیرہ انسان کو دیئے گئے ہیں۔ ان سب کا نام خُلق ہے اور عوام الناس میں آجکل جسے خُلق کہا جاتا ہے۔ جیسے ایک شخص کے ساتھ تکلّف کے ساتھ پیش آنا اور تصنّع سے اس کے ساتھ ظاہری طور پر بڑی شیریں الفاظی سے پیش آنا تو اسکا نام خُلق نہیں بلکہ نفاق ہے۔

خُلق سے مراد یہ ہے کہ اندرونی قویٰ کو اپنے اپنے مناسب مقام پر استعمال کیا جائے جہاں شجاعت دکھلانے کا موقعہ ہو وہاں شجاعت دکھاوے۔ جہاں صبر دکھانا ہے۔ وہاں صبر دکھائے جہاں انتقام چاہیئے وہاں انتقام لے۔ جہاں سخاوت چاہیئے وہاں سخاوت کرے۔ یعنی ہر ایک محل پر ہر ایک قوئ کو استعمال کرے۔ نہ گھٹایا جائے نہ بڑھایا جائے۔ یہاں تک کہ عقل اور غضب بھی جہاں تک کہ اس سے نیکی پر استقامت کی جاوے۔ خُلق ہی میں داخل ہے۔ اور صرف ظاہری حواس کا نام ہی حواس نہیں ہے بلکہ انسان کے اندر بھی ایک قسم کے حواس ہوتے ہیں۔ ظاہری حواس تو حیوانوں میں بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک بکری گھاس کھا رہی ہے اور دوسری بکری آجائے تو پہلی بکری کے اندر یہ ارادہ پیدا نہ ہوگا کہ اسے بھی ہمدردی سے گھاس کھانے میں شریک کرے۔ اسی طرح شیر میں اگرچہ زور اور طاقت تو ہوتی ہے مگر ہم اُسے شجاع نہیں کہہ سکتے کیونکہ شجاعت کے واسطے محل اور بے محل دیکھنا بہت ضروری ہے۔ انسان اگر جانتا ہے کہ مجھ کو فلاں شخص سے طاقت مقابلہ کی نہیں ہے یا اگر مَیں وہاں جاؤں گا تو قتل ہو جاؤں گا تو اس کا وہاں نہ جانا ہی شجاعت میں داخل ہے اور پھر اگر محل اور موقعہ کے لحاظ سے مناسب دیکھے کہ میرا وہاں جانا ضروری ہے۔ خواہ جان خطرہ میں پڑتی ہو تو اس مقام پر جاتے کا نام شجاعت میں داخل ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۶-۳۲۷)

• میرا لڑکا سلطان احمد جو کہ ننکانہ کے واقعہ میں شدید زخمی ہوگیا تھا اب سر کی چوٹوں کی وجہ سے اس کا دماغی توازن کچھ خراب ہوگیا ہے۔ ایک کان بھی خراب ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں بچے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اللہ رکھا
محلہ دارالیمن وسطی ربوہ

• خاکسار کے والد مکرم قریشی محمد شفیع صاحب (الیکٹریشن) راولپنڈی میں سیڑھیوں سے گر گئے ہیں۔
کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ وہاں ہسپتال میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے محترم والد صاحب کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

حافظ محمد صدیق مربی سلسلہ احمدیہ

مکرم ماسٹر محمد حنیف صاحب بھٹی زعیم انصار اللہ میرپور خاص سندھ کی اہلیہ محترمہ کے پتّہ میں پتھری ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ان کا آپریشن ہونے والا ہے تمام احباب سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صوبیدار عبدالرشید ریٹائرڈ
محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ

جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ اعمال صالحہ کی کشتی میں سوار ہو جائے

سیلابوں سے بچاؤ کا یہی واحد ذریعہ ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) کے ارشادات

" حضرت بانیٔ سلسلہ کو جس طوفانِ نوح کی خبر دی گئی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ بعض دنیاوی سیلابوں کا ہی ذکر کرتے ہیں۔ لیکن جب ان سے بچاؤ کا ذکر کرتے ہیں تو دنیاوی ذرائع میں سے کسی کا کوئی ذکر نہیں ملتا بلکہ تمام باتیں وہ ہیں جن کا دین اور اخلاق کی درستگی سے تعلق ہے۔ اسکو روحانی بصیرت کہتے ہیں اور حضرت بانیٔ سلسلہ چونکہ خدا شناس تھے اور اسکے اشاروں کو اپنے زمانہ میں سب سے بہتر سمجھتے تھے اس لئے آپؑ نے سیلاب کے خطرات کے وقت بچنے کے وہ طریق بتائے جو دراصل سیلاب کے پس منظر سے بچنے کے طریق ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ ان آفتوں سے بچنے کے لئے اپنے نفس اور دل کی آفتوں سے بچاؤ کے سامان پیدا کرو۔ پس یہ کہنا کہ پاکستان یا بنگلہ دیش اور ہندوستان وغیرہ میں اخلاقی آفتیں ہیں ہمیں کچھ بھی فائدہ نہ دے گا کہ جب تک کہ ہم اپنے آپ کو اس کشتی میں سوار نہ پائیں جو آفتوں سے بچانے کے لئے اس زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ نے قائم فرمائی ہے"۔

"قرآن کریم نے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا جو تمثیلاً ذکر فرمایا ہے اس میں دراصل ایک پیغام اور مقصد ہے اور مراد یہ ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ خدا کا غضب بھڑکے کوئی دنیاوی اور جسمانی تعلق انسان کو بچا نہیں سکتا۔ ایک ہی کشتی ہے جو ایسے موقعہ پر انسان کو بچا سکتی ہے اور وہ اعمال صالحہ کی کشتی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ نے بھی اس زمانے میں جو کشتی پیش فرمائی ہے وہ اعمال صالحہ ہی کی کشتی ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت : دار النصر غربی ربوہ ، قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۷ اگست ۱۹۸۹ء

جھگڑوں سے اجتناب

زمین کے کناروں تک پہنچنا ہمارا کام ہے اور ہر فردِ بشر کو خدا تعالےٰ کے قریب لانا اور اس کے آستانے پر جھکا دینا ہماری مساعی کی حدِّ آخر ۔ ایک سَو سال سے جماعت یہی کام کر رہی ہے، اور آئندہ بھی یہی کام کرتی رہے گی ۔ ہمیں اپنی کامیابی کا یوں بھی یقین ہے کہ خدائی وعدے اس سے منسلک ہیں اور یوں بھی کہ ہم نے اس سفر کا ایک حِصّہ طے کر کے دیکھ لیا ہے ۔ ہم ایک سے ایک کروڑ ہوگئے ہیں ۔ اور جہاں تک پہنچنے کا تعلق ہے تو ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے کروڑہا کروڑ تک پہنچ چکے ہیں ۔

یہ کام شروع تو ایک شخص نے کیا تھا (اللہ تعالیٰ اس کے درجات کو ہمیشہ بڑھاتا رہے) لیکن اس کے تسلسل کو ایک جماعت نے جاری رکھا ہے ۔ مَردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی ۔ بڑوں نے بھی اور چھوٹوں نے بھی ۔ تعلیمیافتہ لوگوں نے بھی اور غیر تعلیمیافتہ لوگوں نے بھی ۔ اور اب تو سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ کی ولولہ انگیز قیادت میں ہر شخص ـــ جماعت کا ہر فرد ـــ اس کام میں دل و جان سے مصرُوف نظر آتا ہے ۔

لیکن جماعت بہرحال جماعت ہوتی ہے ۔ بہت سے افراد کا مجموعہ ۔ بہت سے جسم ، بہت سے دل اور بہت سے دماغ ، بعض اوقات سوچ بھی مختلف ہو سکتی ہے ۔ اور بعض اوقات طریقِ کار بھی ۔ زندگی کی مصرُوفیات بھی مختلف پہلوؤں سے جاری ہوتی ہیں ۔ اس صورت میں بعض لوگوں کے دل میں بعض دوسروں کے متعلق ناپسندیدہ خیالات بھی ۔ اس کے پیشِ نظر حضرت امام جماعت نے لائبیریا کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کو تلقین فرمائی کہ شاہراہ غلبہ دین حق پر چلنے کے لئے جھگڑوں کے بوجھ کندھوں سے اتارنے ہونگے ۔ اور ہر احمدی کو دعوت الی اللہ کے کام میں مصرُوف ہوجانا پڑے گا ۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت میں کہیں کوئی ذرا سا بھی جھگڑا ہو تو ہم آہنگی میں فرق آنے لگتا ہے ۔ چاہے وہ حلقہ چھوٹا سا ہی ہو لیکن اس کی رفتار دوسروں کی رفتار کو بھی متاثر کرتی ہے ۔

ہمیں بہت بڑا کام کرنا ہے ۔ اور سب نے مل کر یہ کام کرنا ہے ۔ پھر آپس کے جھگڑے کیسے ۔ آئیے ہم یک جان ہوجائیں ۔ ایک سے ایک کروڑ تک ۔ اور اس سے بڑھ کر بھی ۔ تاکہ ہمارے کام کی رفتار میں کوئی رخنہ نہ پڑے ۔

جس شہتیر کو آگ لگا دی اس کی چھت کیا ٹھہرے
پہرے دار کریں چوری تو پھر کس کام کے پہرے
جور و ستم کے شور میں بھی ہے سنّاٹے کا عالم
کیا ماحول میں سارے لوگ ہیں اندھے ، گونگے ، بہرے

ـــــ ابوالاقبال

بڑے ادب سے سلام کہنا

دیارِ مغرب کو جانے والو دیارِ مشرق میں بسنے والے
ہم عاجزوں کا حضورِ آقا بڑے ادب سے سلام کہنا

ہمارے شام و سحر تھے ان سے یہ راز تو اب کھُلا ہے ہم پر
انہی کے تھے صبح و شام کہنا انہی کے ہیں صبح و شام کہنا

فراق و ظلم و ستم کی دہری مصیبتوں میں دبے ہیں لیکن
"خدا نے باندھا ہے جو تعلق رہے گا قائم مدام کہنا"

ہماری خاطر ہیں اُنکے نغمے دعائیں اُنکی ہماری دولت
اِس اِک خبر سے ہماری جاں کے ہوئے معطّر مشام کہنا

خدا کے بندوں کو خوف کیسا خدا کی رحمت ہے ساتھ انکے
خدا کے فضل و کرم سے کوئی نہیں ہے مشکل مقام کہنا

جو اُٹھ رہے ہیں بگولے وہ تو کبھی قمر کو نہ چھُو سکیں گے
"خدا اُڑا دے گا خاک اُنکی کرے گا رسوائے عام کہنا"

رضا و فقر و غنا کی دولت ہمارے دِل میں خدا نے بھر دی
اُدھر کمالِ عطائے آقا اُدھر نیازِ غلام کہنا

خدا ہمارا نبی ہمارا کلیدِ فتح و ظفر ہماری
ہماری خاطر بدل رہا ہے جہاں کا کہنہ نظام کہنا

چلا جو روزِ ازل سے خالدؔ محبّتوں کا سفر ہے جاری
ہے چاہتوں کا سلام آیا محبّتوں کا سلام کہنا

خالد ہدایت بھٹّی ایم ۔ اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت (الثالث) کی شفقت و محبت کی چند یادیں

محمد صدیق شاہد (گورداسپوری)

خاکسار کے لئے یہ امر نہایت ہی خوشی اور افتخار کا باعث ہے کہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الثالث) نے جب ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کا اور پھر ۱۹۷۶ء میں امریکہ اور کینیڈا کا دورہ فرمایا تو ان ہر دو مقامات پر اس وقت خاکسار بطور امیر و مربی انچارج فریضہ خدمت دین سرانجام دے رہا تھا۔ لہٰذا دونوں ملکوں میں اس عاجز کو حضور کے استقبال اور خوش آمدید کہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس دوران اس مقدس وجود کو بہت قریب سے دیکھنے اور آپ کے اخلاق عالیہ اور اوصاف حمیدہ کو ملاحظہ کرنے کی توفیق ملی۔ میں نے حضور کو مجسم محبت، حسن و احسان کا پیکر اور عالی ظرف وجود پایا۔ افریقن احمدیوں کو جو آپ نے عملی رنگ میں اخوت و محبت اور شرف انسانیت کا درس دیا اور ایک دوسرے سے دوئی کے نظریہ کو یکسر ہمدردی اور الفت سے بدل کر دکھا دیا۔ اس کی یاد اب تک ان کے دلوں میں سسکیاں لے رہی ہے۔

حضور کو یہ گوارا ہی نہیں تھا کہ کسی افریقن احمدی سے سختی سے بات کی جائے۔ ان سے ہمدردی، محبت اور پیار سے گفتگو کی تلقین فرماتے۔

سیرالیون میں ایک روز حضور اپنی رہائش گاہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس یا لاج کی بالائی منزل میں برآمدہ میں ٹہل رہے تھے اور خاکسار بھی وہاں ایک کونے میں کھڑا تھا۔ حضور کی نظر یکدم نیچے پڑی اور دیکھا کہ ایک مربی کسی ڈرائیور سے کچھ سختی سے بات کر رہے ہیں۔ فوراً مجھے پاس بلایا اور فرمایا کہ یہ مربی نوجوان ہیں ان کو سمجھا دیں کہ ایسے طریق سے ان سے بات نہ کریں بلکہ محبت اور پیار سے انہیں سمجھائیں۔ چنانچہ خاکسار نے بعد میں انہیں بلا کر مناسب رنگ میں حضور کے ارشاد سے آگاہ کر دیا۔

جب حضور سیرالیون سے دورہ مکمل کرنے کے بعد رخصت ہونے لگے تو ائیرپورٹ پر خاکسار نے اپنی نوٹ بک حضور کے سامنے اس غرض سے پیش کی کہ حضور اپنے دست مبارک سے اس میں کچھ تحریر فرما دیں۔

حضور نے جو الفاظ اس میں تحریر فرمائے وہ بھی اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ حضور ان لوگوں کے دلوں کو محبت اور پیار سے جیتنا چاہتے تھے۔ فرمایا

"محبت، ہمدردی، غمخواری
اور خدمتِ خلق ہمارا مشن ہے۔
اسی میں ہماری کامیابی ہے
اور اسی غرض سے ہم پیدا کئے
گئے ہیں۔ مذکورہ صفات سے
ان مظلوموں کے دل جیتو۔ اللہ
تعالیٰ کی رحمت کا قوی ہاتھ
آپ کا سہارا بنے"

مرزا ناصر احمد
۱۴-۵-۷۰

جب حضور گیمبیا سے سیرالیون تشریف لائے تو آپ کا قیام سٹیٹ گیسٹ ہاؤس (لاج) میں تھا جو HILL STATION پر واقع تھا۔ گو وہاں تک پہنچنا کارے دارد تھا۔ پھر بھی احباب جماعت اپنے پیارے آقا کے اشتیاقِ دید میں کاروں، ویگنوں اور دیگر ذرائع سے کافی تعداد میں وہاں پہنچ گئے۔ جب حضور اوپر تشریف لے گئے تو دوستوں نے مجھے کہا کہ گو ہم جانتے ہیں کہ حضور کو اس وقت سفر کی وجہ سے کوفت ہے اور آرام کی ضرورت ہے۔ لیکن ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ حضور اوپر سے ہی کھڑے ہو کر ہمیں اپنے دیدار سے شاد کام فرما دیں پھر ہم چلے جائیں گے۔

خاکسار نے احباب جماعت کی اس خواہش کا اظہار جب حضور سے کیا تو حضور نے کمال شفقت سے فرمایا دوستوں کو کہو میں انہیں ملنے نیچے آ رہا ہوں تیار ہو جائیں۔ چنانچہ حضور باوجود اس کے کہ گرمی تھی، طبیعت بھی سر درد کی وجہ سے علیل تھی پھر بھی ایک منٹ آرام نہیں کیا اور اپنے روحانی فرزندوں کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے انہیں ملنے کے لئے باہر تشریف لے آئے نہ صرف خود بلکہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو بھی ارشاد فرمایا کہ عورتوں سے جا کر ملیں۔ احباب جماعت اپنی اس خوش بختی پر پھولے نہیں سماتے تھے۔ ان کے چہرے مسرت سے کھل گئے۔

اور فوراً قطاریں بن گئیں۔ چنانچہ حضور نے ہر ایک کو مصافحہ و معانقہ کا شرف بخشا اور فرداً فرداً ان کے حالات دریافت کئے۔

افریقن احمدیوں حتیٰ کہ ان کے بچوں کو اتنا پیار اور محبت عطا کیا کہ ان کے دل شاد ہو گئے۔ ان کے حوصلے بلند ہو گئے اور ان کو پہلی دفعہ شرفِ انسانیت کا عملی ثبوت دینے والے پاک وجود سے فیضیاب ہونے کا موقع ملا۔

حضور نے ان دکھی لوگوں کے روحانی اور جسمانی علاج کیلئے نصرت جہاں جیسی بابرکت تحریک جاری فرمائی اور ان کے لئے سکولز اور ہسپتال جاری کر کے ان کے لئے تعلیمی اور طبی سہولتیں بہم پہنچائیں۔

مجھے یاد ہے جب سیرالیون میں گورنمنٹ لاج میں روانگی سے قبل حضور نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان فرمایا کہ ایک سال کے اندر اندر اساتذہ اور ڈاکٹرز اس ملک میں پہنچ کر خدمت خلق کا کام شروع کر دیں گے تو ایک اخبار کے نمائندہ نے بڑی حیرانگی سے سوال کیا کہ آپ ایسے ماہر ڈاکٹرز اور کوالیفائڈ اساتذہ کہاں سے لائیں گے۔ حکومتیں بھی ایسے اعلان نہیں کرتیں۔ تو حضور نے نہایت پرشوکت آواز میں فرمایا مجھے اس بارہ میں کوئی پرواہ نہیں۔ میرے پاس ایسے ڈاکٹرز اور اساتذہ موجود ہیں جو میری آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ جب میں ان کو آواز دوں گا تو وہ سب کچھ چھوڑ کر آجائیں گے۔ اور ایک سال کے اندر اندر سیرالیون پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خدا تعالیٰ کے امامِ برحق کے منہ کی نکلی ہوئی بات پوری ہوئی۔ ایک سال کے اندر اندر سیرالیون میں تین جگہ ہسپتال جاری ہو گئے اور اگلے سال چوتھے نے بھی کام شروع کر دیا۔ اسی طرح ایک سیکنڈری سکول بھی جاری ہو گیا۔ خدا تعالیٰ نے ڈاکٹرز کے کام میں ایسی برکت ڈالی کہ لوگ دور و نزدیک سے ان کے پاس علاج کے لئے آنے لگے۔

فری ٹاؤن میں بیت الذکر حضور کی جائے قیام سے کافی دور تھا لیکن حضور نماز کے لئے وہاں تشریف لے جاتے۔ صبح کی نماز کے لئے جب حضور تشریف لے جاتے تو حضور کے ساتھ کار میں صرف خاکسار ہوتا یا آگے پہرہ دار۔ اس دوران حضور اس غلام سے نہایت محبت اور پیار سے گفتگو فرماتے۔ مشن کے حالات دریافت فرماتے اور بعض دفعہ گھر کے حالات بھی دریافت فرماتے۔ اہل خانہ اور بچوں کے بارہ میں بھی پوچھتے۔ ان لمحات کا تصور بھی قلب و ذہن میں ایک سرور کی سی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔

۱۲، مئی ۱۹۷۰ء کو سیرالیون کے قائمقام گورنر جنرل جناب بانجا تیجان سی (MR BANJA TEJANSIE) اور انکی بیگم صاحبہ کے اعزاز میں حضور کی طرف سے ایک عشائیہ کا انتظام گیسٹ ہاؤس یعنی لاج میں کیا گیا تھا۔ اس سے قبل ۷، مئی کو گورنر جنرل صاحب حضور کے اعزاز میں سٹیٹ ہاؤس میں سرکاری طور پر عشائیہ کا اہتمام کر چکے تھے۔ حضور کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں حکومت کے وزراء، مختلف ممالک کے سفراء، میئر آف فری ٹاؤن رومن کیتھولک کے بشپ آرچ بشپ آف مغربی افریقہ کے نمائندے شریک ہوئے۔ خواتین کے لئے الگ ضیافت کا انتظام تھا۔ جس میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے مہمان خواتین کو شرف ملاقات بخشا۔ اس دعوت کا اہتمام چونکہ حضور کی طرف سے ہوا تھا۔ لہٰذا حضرت سیدہ بیگم صاحبہ بنفس نفیس کھانے کی تیاری میں نگرانی کے لئے کچن میں موجود رہیں اور ہدایات سے نوازتی رہیں۔ خاکسار کی اہلیہ کے ساتھ بعض اساتذہ کی بیویاں بھی کھانا پکانے میں مصروف تھیں۔ اس موقع پر خاکسار کی اہلیہ کے ساتھ بچے بھی تھے جو کچھ شور کر رہے تھے جس کو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے کچھ برا محسوس کیا۔ اس پر خاکسار کی اہلیہ نے مجھے پیغام بھجوایا کہ کار بھجوائیں میں بچوں کو مشن ہاؤس چھوڑ آؤں۔ جب خاکسار کی اہلیہ بچوں کو لے کر چلی گئیں تو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے محسوس کیا کہ ناراض ہو کر گئی ہیں۔ اس پاک وجود سے یہ بھی برداشت نہ ہو سکا اور فوراً کسی ذریعہ سے حضور کو اطلاع کر دی کہ امیر کی بیوی ناراض ہو کر چلی گئی ہیں۔ حضور نے عاجز کو بلایا اور فرمایا کہ آپ کی بیوی کہاں گئی ہیں۔ میں نے عرض کی بچوں کو مشن ہاؤس چھوڑنے گئی ہیں۔ اس پر میرے آقا نے فرمایا انہیں فون کریں کہ جلد واپس آجائیں۔ میں نے تعمیل ارشاد کی مگر انہیں بچوں کو لانے میں کچھ دیر ہو گئی۔ اس پر حضور نے پھر خاکسار کو بلا کر پوچھا ابھی واپس آئی ہیں یا نہیں۔ میں نے عرض کی جلد آ رہی ہیں۔ خیر چند منٹ بعد جب وہ واپس آگئیں تو میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اطلاع کی کہ آگئی ہیں۔ حضور مسکرائے اور فرمایا بہت اچھا ہوا۔ اللہ اللہ حضور کو اپنے ادنیٰ سے غلام کی دلجوئی اور اس کے جذبات کی قدر دانی کا کتنا خیال تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری طرف حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے دل میں بھی اس واقعہ سے ایک قسم کا قلق تھا۔ لہٰذا رات کے وقت جب مستورات ان کے پاس اکٹھی ہوئیں اور انہیں دبانے لگیں تو حضرت بیگم صاحبہ نے کمال شفقت سے فرمایا کہ پہلے امیر کی بیوی کا حق ہے۔ چنانچہ خاکسار کی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ کو دبانا شروع کر دیا۔ اس طرح اس بابرکت اور مقدس وجود نے بھی ساری کیفیت کو بھانپ کر دلجوئی کا ایک انوکھا طریق اختیار کیا۔ اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں ان ہر دو پاک وجودوں پر نازل ہوں اور اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

انہی دنوں ایک روز خاکسار کی اہلیہ حضور کی پگڑی اور بعض کپڑے دھونے کیلئے مشن ہاؤس لے آئیں۔ جب واپس لے کر گئیں تو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے پگڑی کو دیکھ کر فرمایا تم نے پگڑی کو کلف زیادہ لگا دی ہے۔ اب اس سے خاکسار کی اہلیہ کچھ پریشان سی ہوئیں کہ پتہ نہیں حضور کیا تاثر لیں۔ حضور اس وقت پاس ہی کھڑے تھے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو مخاطب ہو کر فرمانے لگے ان کو کیا علم تھا کہ میں کتنی کلف لگاتا ہوں ان کو تو یہ علم ہے کہ ان کے میاں کتنی کلف لگاتے ہیں لہٰذا انہیں ان کو بتا دینا چاہیئے تھا کہ کتنی کلف لگانی ہے۔ اس طرح بات میں ایک مذاق کا رنگ پیدا کر کے دل کو موہ لینے والی محبت و شفقت کا اظہار فرما دیا۔

ان دنوں یہ معمول تھا کہ رات کو جب سب تقریبات سے حضور فارغ ہو جاتے تو نماز اور کھانا وغیرہ سے فراغت کے بعد پاکستانی مربیان اور اساتذہ کے درمیان تشریف فرما ہوتے اور مجلس عرفان لگتی جو سب کے دلوں کی شگفتگی اور روحوں کے لئے بالیدگی کا باعث بنتی۔ سارے دن کی تقریبات پر حضور تبصرہ فرماتے تصاویر دیکھتے اور اپنے خدام میں خوشیاں، مسرتیں اور محبت و پیار کی دولت بکھیر کر واپس تشریف لے جاتے۔

ایسی ہی ایک محفل میں سیرالیون سے روانگی سے قبل حضور حاضرین میں بعض تحفہ جات تقسیم فرما رہے تھے۔ کسی کو جرابیں مل رہی تھیں۔ کسی کو پیارے آقا رومال عطا فرما رہے تھے۔ کسی کو دستخط کر کے تصاویر تقسیم ہو رہی تھیں جبکہ خاکسار بھی بیٹھا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ کسی نے کہہ دیا حضور مولوی صدیق بھی بیٹھے ہیں۔ ان کو بھی کچھ عنایت فرمائیں۔ اس پر میرے محسن و محبوب آقا نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اس کے لئے ایک چیز رکھی ہوئی ہے فکر نہ کریں۔ پھر حضور کھڑے ہوئے اور خاکسار کو بھی ساتھ چلنے کے لئے فرمایا۔ بالآخر حضور اپنے رہائشی کمرہ میں داخل ہو گئے اور مجھے دروازہ پر کھڑا رہنے کا ارشاد فرمایا۔ جب حضور واپس تشریف لائے تو ایک صاف ستھری اچکن آپ کے ہاتھ میں تھی اور ایک اچکن پہلے ہی زیب تن تھی۔ فرمایا ان دونوں اچکنوں میں سے جو پسند ہو وہ لے لو۔ اگر وہ لینی ہے جو میں نے پہنی ہوئی ہے تو میں اُتار دیتا ہوں۔ یہ بات سُن کر میرا دل پسیج گیا اور آقا کی اس پیشکش پر قربان ہو کر رہ گیا۔ میں نے یہی مناسب سمجھا کہ جو ہاتھ میں ہے وہی لے لوں۔ چنانچہ حضور نے یہ گرانقدر تحفہ اس عاجز کو عطاء فرمایا۔ اور وہ آج تک میرے پاس ہے اور میرے لئے سرمایۂ حیات ہے۔ دوسری اچکن جو حضور نے اس وقت زیب تن کی ہوئی تھی وہ بعد میں پیراماؤنٹ چیف وی دی تالوں کو عطاء فرمائی۔ جو ایک نہائت ہی مخلص اور فدائی قسم کے احمدی ہیں۔

حضور کی شفقت و محبت اور آپ کی نوازشات کا تو کوئی شمار نہیں اور اتنے واقعات ہیں کہ ختم نہیں ہوتے۔ لہٰذا اس پر اکتفا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس وجود پاک پر جس نے اپنی ساری عمر خدمت دینِ حق اور خدمت قرآن مجید اور اعلاء کے لئے گزار دی اور جس کے دل میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جس سے اپنوں اور بیگانوں نے برابر کے فیضان پائے ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور آپ کے مراتبِ عالیہ میں ہر آن اضافہ ہوتا رہے اور ہمیں قدرت ثانیہ جیسی نعمت کی قدر کرنے اور اس سے وابستگی کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت امام جماعت کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کی سعادت نصیب فرمائے۔

پتہ درکار ہے

۱۔ مکرم محمد دین صاحب ولد مکرم چوہدری ولی داد صاحب وصیت نمبر ۳۸۰۰، سکنہ گلانوالہ ضلع امرتسر۔

۲۔ محترمہ سارہ جبین صاحبہ اہلیہ مکرم پیر ہارون الرشید صاحب ۱۶/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مذکورہ افراد کے موجودہ پتے درکار ہیں اگر کوئی شخص ان کے بارہ میں جانتا ہو یا یہ افراد خود پڑھیں تو نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اگر بے خوابی کی شکایت ہو تو!

ہمیں تو خدا کے فضل سے بیخوابی کا کوئی تجربہ نہیں اور ہم نے اس کے متعلق زیادہ کچھ پڑھا بھی نہیں۔ اگر آپ اس مضمون کے متعلق کچھ کہنا چاہیں تو ضرور کہیں۔ ہم آپ کے مضمون کا انتظار کریں گے۔ (مدیر)

بے خوابی ایک ایسی بد کیفیت ہے جو کسی اچھے خاصے انسان کو بھی چڑچڑا بنا دیتی ہے۔ اور اگر یہ کیفیت مسلسل رہے تو اس سے دماغی اختلال کا بھی خدشہ لاحق ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بے خوابی کا علاج بہت ضروری ہے۔ اگر آپ بیخوابی کا شکار ہیں تو چند ایک تراکیب بتائی جاتی ہیں۔ جن پر عمل کریں، ہو سکتا ہے فائدہ ہو۔

● اگر آپ دن بھر کوئی ایسا کام نہیں کرتے، جس سے تھکاوٹ ہو، سارا دن آرام سے گذارا اور رات کو یہ شکایت پیدا ہو کہ نیند نہیں آتی۔ ایسی صورت میں سارا دن خود کو مصروف رکھیں، کام کاج کریں، اِدھر اُدھر چلتے پھرتے رہیں، ورزش کریں یہاں تک کہ تھکاوٹ ہو جائے تو بستر پر لیٹیں خود ہی نیند آ جائے گی

● سونے سے قبل دماغ کو ہر قسم کی الجھن سے وقتی طور پر آزاد رکھیں۔ اور روزمرہ کی پریشانیوں کو وقتی طور پر بھول کر خود کو پرسکون رکھتے ہوئے، سونے کی کوشش کریں۔

● سونے سے قبل عام اوقات میں پیش آنے والے ان واقعات کو یاد کیجئے جن سے خوشگوار یادیں وابستہ ہوں مگر یہ ضروری ہے کہ ایسی خوشگوار باتیں یاد نہ کریں جن سے ہیجانی کیفیت طاری ہو

● بعض اوقات یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ سونے سے قبل DAY DREAMING بھی مفید ہوتی ہے، یعنی ایسی باتیں ذہن میں لائیں جن سے لذت ملتی ہو۔ یعنی خیالی پلاؤ پکائیں ان چیزوں کے خواب دیکھیں جو آپ روزمرہ زندگی میں کرنا یا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ناکامی ہو۔ بعض اوقات ایسا بھی کرنا پڑتا ہے کہ شعور کا کنٹرول تھوڑا سا کم کرنا پڑتا ہے۔ اور لاشعور کو آزادی دینی پڑتی ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ DAY DREAMING ایسی نہ ہو جس سے ہیجانی کیفیت طاری ہو۔ کیونکہ ہیجانی کیفیت سے نیند مزید اڑ جائے گی۔

● بستر پر آنکھیں بند کر کے لیٹ جائیں اور تصور کریں کہ آپ سو رہے ہیں۔ بلکہ آہستہ آہستہ دہراتے بھی جائیں کہ ہاں میں سو رہی/رہا ہوں۔ مجھے نیند آ رہی ہے۔ میری آنکھیں بند ہو رہی ہیں۔ میں سونا چاہتی/چاہتا ہوں وغیرہ۔ یہ عمل دہراتے رہیں یہاں تک کہ آپ کے پپوٹے بھاری ہونا شروع ہو جائیں اور آپ سو جائیں۔

● اگر دیر تک بستر پر کروٹیں بدلنے کے بعد بھی نیند نہ آئے تو اٹھ کر گھر کا کوئی کام کرنا شروع کر دیں۔ دن کے اوقات میں کوئی کام ادھورا رہ گیا ہو تو اسے مکمل کریں۔ کمرے میں کوئی بے ترتیبی ہے تو اسے دور کریں بلکہ اگر ہو سکے تو کمرے میں موجودہ چیزوں کی ترتیب بدل کر کسی نئی ترتیب میں رکھ دیں۔

● سونے سے قبل کسی کتاب کا مطالعہ بھی مفید ہو سکتا ہے۔ کسی دلچسپ کتاب کی بجائے کوئی بور کتاب بہتر رہے گی۔

یہ تو نیند لانے کیلئے کچھ نفسیاتی حربے تھے۔ اگر آپ انہیں نہ کرنا چاہیں یا کرنے میں ناکام ہوں یا ان سے کچھ فائدہ نہ ہو تو پھر کچھ دوسرے طریقے ہیں۔ ان کو آزما کر دیکھیں۔

● رات کو خالی پیٹ نہ سوئیں بلکہ رات کا کھانا ضرور کھائیں۔ رات کا کھانا نہ کھانا بڑھاپے کو جلد دعوت دیتا ہے اور کئی عوارض کا باعث بنتا ہے۔ خالی پیٹ تو نیند بھی آنے سے کتراتی ہے۔

● رات کو کھانے میں ایسی غذا استعمال کریں جو زود ہضم ہو مثلاً ساگودانہ، دلیہ، آتشِ جو، دودھ اور مختلف پھل مثلاً انگور، سیب امرود وغیرہ۔ یہ غذا سونے سے تقریباً ڈھائی گھنٹہ قبل لیں۔

● چائے، قہوہ اور تمباکو وغیرہ کا استعمال بھی کم کر دیں۔

● نشاستہ دار اشیاء کی کمی جس سے دماغی خشکی ہو، اس سے بھی نیند ختم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا نشاستہ دار اشیاء کا استعمال زیادہ کریں ــــ اگر بے خوابی دماغی خشکی کی وجہ سے ہو تو دماغی رطوبت کو تر کرنے

باقی ص۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک منیر احمد ۔ ٹوکیو (جاپان)

اُبھرتے سورج کا دیس جاپان

چند ماہ قبل کسی نے بتایا کہ الفضل اخبار شائع ہونے کی اجازت حکومتِ پاکستان کی طرف سے مل گئی ہے ۔ تو اخبار لگوانے کی خواہش پیدا ہوئی تاکہ جماعتی سرگرمیوں اور ملکی حالات کا علم ہوتا رہے ۔ اخبار الفضل چونکہ میرے پاس یہاں پہلے بھی آتا تھا مگر اس مرتبہ الفضل کے مضامین اور ترتیب کی کشش نے بہت متاثر کیا ۔ جماعتی خبروں کے علاوہ ایڈیٹوریل اور چھوٹے چھوٹے مختلف موضوعات پر مضامین پاکر اخبار کو پڑھنے کا کچھ اور ہی لطف آتا ہے ۔

مجھے یاد ہے ۔ ان دنوں میں جب میں انگریزی لکھنے لکھانے کا شوق رکھتا تھا مگر لکھ نہیں سکتا تھا ۔ اباجی کو دکھاتا تو نفسِ مضمون کو بدل کر رکھ دیتے تھے ۔ ایک دن اباجی (ملک بشارت احمد صاحب واقفِ زندگی) نے مشورہ دیا کہ میں جناب نسیم سیفی صاحب سے ملوں اور ان سے انگریزی میں لکھنے کا فن سیکھوں ۔ اس پر میں نے آپکو اپنی سمجھ کے مطابق لکھے ہوئے چند ایک پیراگراف دکھائے جس پر آپ نے بڑی حوصلہ افزائی کی جس پر مجھ میں اور لکھنے کی جرأت پیدا ہوگی ۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ میں اس سلسلہ کو جاری نہ رکھ سکا اور جاپان آگیا ۔ مگر آج آپکی ادارت میں الفضل پاکر ہمت ہوئی کہ اخبار الفضل کے لئے چھوٹے چھوٹے مضامین لکھوں جو خصوصاً جاپان سے متعلق ہوں ۔ ابھی اس کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ حضور کی جاپان میں آمد کی خبر ملی ۔ اس پر سب سے پہلے جاپان کے بارے میں کچھ لکھنے کی جسارت کی ہے ۔ مضمون کی ترتیب اور الفاظ کی کمی کا پردیس میں آکر احساس ہوتا ہے کہ ایک عرصہ اردو نہ لکھنے کی وجہ سے بہت کچھ بھول گیا ہوں ۔ دوسرے وقت بہت کم ہے اس لئے جلدی میں اپنی سمجھ کے مطابق تھوڑا بہت لکھا ہے ۔ اگر آپ مناسب سمجھیں اور مضمون کو ترتیب دیکر الفضل کی زینت بنالیں تو میرے لئے بہت بڑے انعام کے برابر ہوگا ۔ یہاں مجھے اس بات کا بھی بہت احساس ہے کہ اباجی کے بارے میں تو میں نے کوئی مضمون نہیں لکھا اور جاپان کے متعلق لکھ رہا ہوں ۔ خواہش ہے کہ اباجی کے حالاتِ زندگی پر مشتمل ایک مضمون لکھوں اور عنقریب الفضل کے لئے بھجواؤں ۔

خدا تعالےٰ مجھے توفیق دے ۔

مجھے اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

والسلام

ملک منیر احمد ابن ملک بشارت احمد صاحب

جاپان میں پرانے وقتوں سے یہ بات چلی آتی ہے ۔ کہ یہ دیس کرّہ ارض پر بسنے والی تمام مخلوق کے لئے ہر دن سورج کی حرارت کا تحفہ لیکر طلوع ہوتا ہے ۔ اس ہی لئے جاپان کو HI NO MOTO (ہی نو موتو) یعنی NIPPON (جاپان) کہا جاتا ہے ۔

جاپان برّ اعظم ایشیاء کے انتہائی مشرق اور جغرافیائی اعتبار سے نصف کرّہ ارض کے شمال میں، شمال سے جنوب کی طرف لمبائی میں پھیلا ہوا ایک خوبصورت ملک ہے ۔ جو بہت سے چھوٹے بڑے جزیروں سے ملکر بنا ہے ۔ لیکن جاپان کے نقشہ کو چار بڑے بڑے جزیروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ۔

HOKKAIDO (ہوکائیدو)

HONSHU (ہونشو)

SHIKOKU (شی کوکو)

KYUSHU (کیوشو)

جاپان کا کُل زمینی رقبہ تین لاکھ ستّر ہزار کلومیٹر ہے جو کہ امریکہ کی کل زمینی رقبہ کے تقریباً ۲۵ ویں حصّہ کے برابر اور روس کے کل زمینی رقبہ کا ۶۰ واں حصّہ بنتا ہے ۔ جاپان کی کل زمین کا تقریباً ۷۵ فی صد حصّہ پہاڑی علاقہ پر مشتمل ہے ۔ جاپان کی کُل آبادی ۱۲۰ ملین ہے اور سرکاری زبان جاپانی ہے ۔ جو کہ خاص ٹوکیو کی زبان کہلاتی ہے ۔ یہ زبان پورے ملک میں سمجھی جاتی ہے لیکن بولنے میں علاقہ کے اعتبار سے بعض جگہ بہت فرق ہو جاتا ہے ایک دفعہ مجھے جاپان کے علاقہ YAMAGATA (یاماگاتا) جانے کا اتفاق ہوا ۔ وہاں کی زبان میری سمجھ میں نہیں آتی تھی ۔ لیکن جو زبان میں بول رہا تھا وہ ٹوکیو زبان تھی ۔ جسے وہ تو خوب سمجھ رہے تھے ۔ لیکن مجھے ترجمانی کی ضرورت پیش آئی ۔ جاپان کا صدر مقام ٹوکیو ہے ۔ ٹوکیو کو پہلے EDO (ایدو) کے نام سے بھی یاد کیا جاتا رہا ہے ۔ ۱۹۱۲ء میں ٹوکیو کی آبادی تقریباً ۲٫۸ ملین تھی ۔ محکمہ مردم شماری کے کہنے کے مطابق یہ آبادی بالترتیب ۱۹۲۸ء میں ۴٫۴ ملین تک بڑھ گئی پھر ۱۹۴۲ء میں جنگ عظیم دوم کے وقت میں ۷٫۳ ملین تک ہو چکی تھی ۔ لیکن جنگ ختم ہونے کے بعد ۱۹۴۵ء میں آبادی کے اعداد و شمار ۳٫۵ ملین تک پہنچ گئے تھے ۔ کیونکہ جنگ کی وجہ سے تقریباً ہر گھر کے کئی کئی افراد جنگ کے دوران دور دراز علاقوں میں جا چکے تھے ۔ لیکن جب اس جنگ میں امریکہ نے ہیروشیما اور ناگاساکی کو تباہ کر دیا ۔ تب جاپانیوں نے ہار مان لی اور آئندہ جنگ کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہکر اَمن کا عَلم بلند کیا اور اس قوم نے دن رات ایک کر کے اپنے وطن سے حبُّ الوطنی کا زندہ ثبوت دیتے ہوئے ۔ جنگلوں کے پتے اور سمندروں اور دریاؤں کے جانوروں پر زندگی گذار کر بھی قوم کو نئے جوش و ولولہ سے تعمیر کرنا شروع کیا ۔ ۱۹۶۲ء میں ٹوکیو کی آبادی ۱۰ ملین تک پہنچ گئی ۔ اور ۱۹۸۵ء کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی کا تخمینہ لگایا گیا تو ساڑھے گیارہ ملین تک پہنچ چکی تھی ۔ اور آج ٹوکیو کے متعلق ایک اندازے میں کہا جاتا ہے کہ پورے ملک کا ۱۰ فی صد حصّہ یعنی ۱۲ ملین کی آبادی ہو چکی ہے اس پر مزید یہ کہ دن میں کاروباری اوقات کے دوران جبکہ بہت سے لوگ مضافات اور قریبی علاقوں سے روزانہ ٹوکیو میں کام کی غرض سے آتے ہیں تو آبادی ۱۳ ملین تک بھی پہنچ جاتی ہے ۔

جاپان دنیا میں آبادی کے لحاظ سے ساتویں نمبر پر آتا ہے ۔ پہلے نمبر پر چین پھر ہندوستان اور رُوس پھر (غالباً یونائٹیڈ سٹیٹس ہے) اور انڈونیشیا اور برازیل ۔

آج کا ٹوکیو بین الاقوامی اعتبار سے ماڈرن شہروں میں شمار ہوتا ہے یہاں کی انسانی زندگی انتہائی مصروف زندگی کہلاتی ہے مصروفیت اور کام میں ذمہ داری کا احساس یہاں کی عورتوں اور مردوں میں ایک عادت بن چکا ہے ۔ یا دوسرے الفاظ میں اپنے کام سے وفاداری اِن لوگوں کی فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے ۔ گویا جاپان کے لوگ ایک دن میں مجموعی طور پر جتنا کام قومی تعمیر کی خاطر کرتے ہیں ۔ ہم پاکستانی اتنا کام شائد ایک ہفتہ میں بھی نہ کرتے ہوں گے ۔ یہی وجہ ہے کہ جاپان جنگِ عظیم دوم کے بعد سے آج دنیاوی اعتبار سے تقریباً ہر میدان میں اپنا لوہا منوانے لگا ہے ۔

آب و ہوا

جاپان کی سرزمین جغرافیائی اعتبار سے کرّہ ارض کے شمالی حصّہ میں لمبائی میں پھیلا ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ ایک ہی موسم میں درجۂ حرارت مختلف مقامات پر مختلف ہو جاتا ہے ۔ سال کے بارہ مہینوں کو موسم میں تبدیل کیا جائے تو وسط نومبر سے وسط فروری تک کافی سردی ہوتی ہے ۔ ٹھنڈی اور سرد ہوائیں چلتی ہیں اور جاپان کے اکثر علاقوں میں برف باری بھی ہوتی ہے ۔ سب سے زیادہ برفباری ہوکائیدو کے علاقہ میں ہوتی ہے ۔

وسط فروری سے اپریل تک موسمِ بہار کہلاتا ہے ۔ مارچ کے آغاز میں جاپان کا قومی پھول SAKURA (ساکورا ۔ چیری بلاسم) جب اپنے عروج پر ہوتا ہے تو لوگ بڑے اہتمام سے پھولوں کی زیارت کو گھروں سے نکلتے ہیں ۔ اور باغوں میں سرسبز گھاس پر چادریں بچھا کر کھانے پینے کے ساتھ ساتھ گانے بجانے کی محفلیں بھی جماتے ہیں گویا بہار کی آمد میں خوشیاں مناتے ہیں اور ایک دوسرے کو پھولوں کے تحائف پیش کرتے ہیں ۔ اس تہوار کو یہاں HANAMI (ہانامی) کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ مئی کے بعد جون جولائی میں بہت بارشیں ہوتی ہیں ۔ اور آخر اگست سے ستمبر میں تائیفون یعنی ہواؤں کا طوفان دیکھنے میں آتا ہے ۔ یہ طوفانی ہواؤں کا غیر یقینی موسم اپنے گرد و پیش کو ایک دفعہ ہلا کر رکھ دیتا ہے ۔ لیکن پھر اکتوبر کا مہینہ جاپان میں نہایت خوشگوار موسم لیکر آتا ہے ۔ نہ تو زیادہ سردی اور نہ ہی زیادہ گرمی ہوتی ہے ۔ بازاروں میں جگہ جگہ گرمیوں کے کپڑوں کی "بارگین سیل" لگی نظر آتی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑے سٹوروں میں سردیوں کے کپڑوں کی نمائش شروع ہو جاتی ہے ۔ جاپانی لوگ موسم کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اپنے لباس میں بھی ردو بدل کرتے رہتے ہیں ۔ اور اچھا اور عموماً صاف ستھرا لباس زیب تن کرنا ان کی بہت سی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی ہے ۔

طریقۂ آداب و تسلیمات

جاپانی قوم میں روزمرہ کے آداب بجالانے کا اپنا ہی ایک انداز ہے ۔ صبح اُٹھنے کے بعد کسی سے بھی آمنا سامنا ہو تو سلام کرتے ہیں جیسے جاپانی زبان میں OHAIYO (اُہائی یو) کہتے ہیں ۔ دن کے دس بجے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد سے شام ہونے تک سلام کیلئے KONNICHIWA (کونیچی وا) کہاجاتا ہے۔ اور پھر شام اندھیرا ہونے سے رات گئے تک KONBANWA (کون بانوا) کہکر سلام کیا جاتا ہے۔ اور رخصت کے وقت خدا حافظ یعنی SAYO-NARA کہتے ہیں۔

جاپانی مرد عورت عموماً ملاقات کے آغاز میں اور رخصت کے وقت میں ذرا جھک کر آداب بجالاتے ہیں۔ مرد عموماً اپنے دونوں ہاتھ اپنی پنٹ کی سائیڈ کی جیبوں کے برابر زانو پر رکھتے ہوئے کمر کو ذرا سا خم دیتے ہیں۔ جبکہ عورتیں سامنے کی طرف زانو پہ ہاتھ رکھ کر آگے کی طرف جھک جاتی ہیں۔ اور اسطرح نیاز مندی کا اظہار کرتی ہیں۔ ملاقاتی جسقدر قابلِ عزت و احترام سمجھا جائے اس قدر وہ اپنی کمر کو آگے رکوع کی حالت سے مشابہہ جھک کر دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ کاروباری ملاقات کے وقت طریقِ کار تقریباً ایسا ہی ہوتا ہے۔ البتہ ملاقات کے وقت ملاقاتی اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے وزٹنگ کارڈ یعنی اپنے نام کا تعارفی کارڈ کا تبادلہ کرتے ہیں یہ طریق جاپان میں تقریباً ہر کاروباری نوعیت کی ملاقات پر اخلاق کا ایک حصہ تصور کیا جاتا ہے۔

دفتر ہو یا گھر ہر ملاقاتی کو OCHA (اوچا) یعنی جاپانی سبز چائے پیش کی جاتی ہے۔ جو کہ انکی قدیمی روایات کا ایک لازمی حصہ ہے۔

سوتانہ بچھونا

آج کل جاپانی لوگ بھی مغربی طرز کے بستر (بیڈ) استعمال کرنے لگے ہیں مگر پھر بھی بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنا روائتی بچھونا TATAMI (تاتامی) یعنی چٹائی پر توشک بچھا کر اوپر صاف چادر ڈال دیتے ہیں اور تکیہ عموماً MOMI GA RA (مومی گارا) یعنی چاولوں کا چھلکا (پھک) بھر کر استعمال کرتے ہیں جبکہ اب ہمارے ملک کی طرح روئی والا تکیہ استعمال ہونے لگا ہے۔ اوڑھنے کے لئے رضائی اور کمبل دونوں ہی استعمال کئے جاتے ہیں۔ ہر روز صبح اٹھنے کے بعد جاپانی گھروں میں یہ بستر اٹھا کر الماریوں میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔ یا دھوپ لگوانے کے لئے باہر ڈال دیئے جاتے ہیں۔ ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ بستر کو دھوپ ضرور لگاتے ہیں۔ بعض گھریلو عورتیں جو کاموں پر باہر نہیں جاتیں۔ روزانہ ہی بستروں کو دھوپ لگانا پسند کرتی ہیں۔ جو کہ ایک اچھی عادت ہے اگر وہ ایسا نہ کریں تو سمندری آب و ہوا کی وجہ سے بستروں میں نمی۔ رطوبت یا گیلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔

جاپانی لوگ جسمانی صفائی کا خیال بہت رکھتے ہیں۔ روزانہ رات کو نہانے کی عادت جاپانیوں میں بہت ہے۔ اکثر لوگ اب گھروں میں نہاتے ہیں ورنہ پبلک باتھ روم یہاں عام ہیں۔ جاپان میں بہت سے ایسے گھر آپکو ملیں گے جہاں گھر میں باتھ روم نہیں۔ لوگ گھروں میں نہانا پسند نہیں کرتے اس لئے پبلک باتھ روم میں نہاتے ہیں۔ یہاں جگہ جگہ ایسے پبلک باتھ روم ملیں گے جہاں تھوڑے سے معاوضہ پر نہایا جا سکتا ہے۔ صرف تولیا اور صابن اپنے ساتھ لے جانا ہوتا ہے۔ لیکن ایسے پبلک باتھ روم میں جسکے درمیان مختصر سی دیوار بنا دی جاتی ہے تاکہ ایک طرف عورتیں اور دوسری طرف مرد نہا سکیں۔ مگر ایسے پبلک باتھ روم میں ایک طرف کپڑے اتار کر تقریباً ننگے ہی نہانا پڑتا ہے۔ پردہ داری کے لئے ہاتھ میں بالشت بھر تولیا کو کافی سمجھا جاتا ہے ایسے پبلک حمام میں گرم پانی کے بہت سے نل ہوتے ہیں جہاں پہلے اپنے جسم کو صابن سے اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے پھر بڑے تالاب نما حمام میں بیٹھ جاتے ہیں جس سے جسم کو خوب ٹکور ہوتی ہے اور تمام دن کی تھکان دور کرنے کا سبب بھی بنتا ہے۔

لباس

جاپانیوں کا روائتی لباس KIMONO (کی مونو) ہے۔ جو یہاں کے ماحول اور موسم کے اعتبار سے بالکل موزوں معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ لباس آجکل سوائے خاص مواقع یعنی تہذیبی تہوار۔ شادی بیاہوں کے موقع پر ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ یا پھر عمر رسیدہ جاپانی آج بھی اپنے اس روائتی لباس میں نظر آتے ہیں اور بچے جب تین۔ پانچ اور سات سال کی عمر کو پہنچتے ہیں۔ تو بچوں کو بہت ہی خوبصورت رنگوں میں کی مونو پہنایا جاتا ہے۔ اور اسی طرح لڑکیاں اور لڑکے ۲۰ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو لڑکیوں کو خصوصاً بہت ہی خوبصورت KIMONO پہنایا جاتا ہے۔ اس رسم کو SEIJIN SHIKI (سے جن شکی) یعنی رسم بلوغت کہا جاتا ہے

اس کے علاوہ کاٹن کے کپڑے سے تیار کیا گیا نہائیت ہی سادہ "کی مونو" جو عموماً ہوٹلوں میں یا رات کو سوتے وقت گھروں میں عورت اور مرد دونوں استعمال کرتے ہیں۔ جسے "YUKATA" کہتے ہیں۔ جسم پر بہت ہی ہلکا محسوس ہوتا ہے۔ جس سے طبیعت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ اس کے ساتھ پاؤں میں اونچی ایڑی میں لکڑی کی کھڑاویں پہنی جاتی ہیں۔ جسے GETA کہتے ہیں لیکن فی زمانہ جاپانی مرد عورت مغربی طرز کا لباس عام استعمال کرنے لگے ہیں۔ مرد پلینٹ کوٹ اور عورتیں سکرٹ اور بلاؤز کا عام استعمال کرتی ہیں۔

آج کل کسی نوعمر لڑکی یا لڑکے سے KIMONO کے بارے پوچھیں تو اکثر اپنے اس قومی اور روائتی لباس کے بارے میں بہت کم ہی کچھ بتا پائیں گے۔ بلکہ KIMONO کے پہننے کے طریق کے بارے میں عموماً ناواقفیت کا اظہار کریں گے۔ زمانے کے بدلتے ہوئے آچکے دور نے جہاں اپنے روائتی لباس کو بھلا دیا ہے۔ وہاں فطرت کی سادگی انسانی میل ملاپ میں باہمی رشتے اور ادب و لحاظ کی قدروں کو بھی بھلانا شروع کر دیا ہے۔

ایک زمانہ تھا محبت و پیار خالص تھا۔ خدمتِ خلق کا جذبہ بے لوث تھا۔ گویا قدرِ انسانیت کچھ اور ہی طرح سے زندہ تھی۔

وہ لوگ جو ۷۰-۸۰ برس پرانے وقتوں کے ہیں۔ ان سے ملکر دیکھو۔ باتیں کر کے دیکھو ...... اُن کی صحبت میں ایک سکون۔ انکی باتوں میں اپنائیت کا ایک سمندر موجزن نظر آتا ہے۔ اخلاقی اقدار کا وہ اثاثہ جو ہر کسی کی اپنی ملکیت ہوتا تھا۔ آج خود غرضی کے کاروباری میدان میں بکھر چکا ہے مگر پھر بھی اس کا سب سے بہترین استعمال آج جاپان کی بزنس دنیا میں بالعموم بڑے ہی خوبصورت انداز میں نظر آتا ہے۔

انسانی ضرورت کی روزمرہ چیزوں کی فروخت کے کسی بھی سینٹر چلے جائیں۔ کھانے پینے کی اشیاء کے کسی سٹور یا ریستوران چلے جائیں جاپانی آپکے استقبال کے لئے ہر لمحہ منتظر نظر آتے ہیں۔ بے جان چیزوں کو شوکیس میں ایسی سجاوٹ بخشتے ہیں۔ کہ جسے نہیں بھی خریدنا وہ بھی حاصل کرنے کی خواہش کرنے لگے۔

وہ آپکی ضرورت کا احساس بن جانے کے لئے بے تاب ہو جاتے ہیں۔ آپکے لئے ان کے دِل ہمدردی کے جذبات سے امڈنے لگتے ہیں۔ وہ یہ نہیں چاہتے کہ آپ کوئی خرید برائے خواہش یا ضرورت کے کریں بلکہ وہ آپ کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ افادیت کے اعتبار سے آپ کے لئے کیا چیز زیادہ موزوں، دیرپا اور قوتِ خرید کے عین موافق ہو سکتی ہے۔ وہ ہر شخص کے مزاج اور نفسیات کو خوب سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ کامیاب سیلز مین ثابت ہوں۔ بالالتفاق آپ کی پسند کی کوئی شے نہ بھی مل سکی ہو اور آپ خالی ہاتھ واپس لوٹ رہے ہوں۔ تب بھی وہ آپکے احساسات کو ٹھیس نہیں پہنچنے دیتے بلکہ اُمید کی کرن کو کسی خوبصورت دعوتی جملہ میں لپیٹ کر ساتھ کر دیتے ہیں۔

جاپانی گھروں میں

جاپان میں ہر نئے آنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ جب کسی جاپانی کے گھر جانے کا موقع پائے تو یہ چند باتیں اپنے علم میں رکھے تاکہ اجنبیت کے احساس میں دب کر مہمان نوازی کے حق سے محروم نہ رہ جائے۔

اگرچہ آجکل جاپانی لوگ مغربی طرز کے مکانات بنا رہے ہیں۔ مگر گھر کے اندر رہن سہن ابھی تک پرانی تہذیب کی عکاسی کرتا ہے۔ گھر کے دروازہ سے داخل ہوتے ہی آپکو اپنے جوتے اتارنا پڑیں گے۔ اور ہلکے پھلکے سلیپر جو عموماً خوبصورت پھولدار کپڑے یا چاول کے تنکوں سے بنائے گئے ہوتے ہیں۔ پیش کئے جاتے ہیں۔ جب آپ اپنے جوتے اتار کر اندر تشریف لے آئیں تو گھر کی خاتون موقع دیکھکر آپکے جوتوں کا رخ باہر کی طرف یوں موڑ دیتی ہے کہ واپسی پر آپکو جوتے درست نہ کرنا پڑیں۔ ایک دفعہ میں نے ایک بڑھیا سے سوال کیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں کیا اس سے کوئی خاص مطلب لیا جاتا ہے۔ بڑھیا جی نے بتایا نہیں! ہم تو صرف مہمان کی عزت و احترام کی خاطر تاکہ واپسی پر جوتے پہننے میں دشواری نہ ہو۔

مہمان کو عموماً ایسے کمرے میں لے جاتے ہیں جہاں کمرے کے درمیان میں ڈیڑھ فٹ اونچی میز کے گرد ایک کشن دیکر بٹھا دیتے ہیں۔ آپ نے اگر پینٹ پہنی ہے تو آپ کو بیٹھنا دشوار ہوگا۔ مگر جاپانی لوگ پینٹ کے ساتھ بھی بہت عمدگی سے آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ سردیوں میں ایسی میز کے نیچے سرخ رنگ کا بلب جلتا بجھتا ہے تاکہ آپکے پاؤں گرم رکھ سکے۔ عموماً گھر کی مالکن سب سے پہلے آپکو جاپانی سبز چائے جو ایک قسم کا گرم پانی ہی ہوتا ہے۔ جس میں چینی دودھ نہیں ہوتا پیش کریگی جاپانی زبان میں اسے OCHA (اوچا) کہتے ہیں

اکثر غیر ملکی اس چائے کے بے مزہ ہونے کا نہ تو اقرار کر سکتے ہیں اور نہ ہی انکار۔ اگر تو چائے بے ذائقہ معلوم ہو تو کبھی بھی کسر نفسی سے کام لیتے ہوئے دل پر جبر کر کے مت پئیں ورنہ میزبان پھر سے پیالی بھر دے گا۔ بلکہ محض ہونٹوں کو چھو کر چائے کا برتن میز پر رکھ دیا کریں اور اسطرح میزبان کا ساتھ دیتے رہیں۔ اس دوران میزبان خود ہی

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

اچھے انکل!

خط کئی دفعہ لکھنے کی کوشش کی اور لکھا مگر یہ پتہ نہ تھا کہ خط کو کس طرح بھیجوں۔ مگر یہ ساری سوچیں دم توڑ گئیں۔ ۱۱ جولائی کو جب الفضل پڑھا اور اس میں مکرم محترم خالد ہدایت بھٹی صاحب کی نظم

دِل کہتا ہے۔ تم کہتے ہو۔ تم آؤ گے۔ آجاؤ نا

نظر سے گزری۔ اس دن دل تڑپ تڑپ گیا اور میں بے اختیار روئی۔ رونا میرے اختیار میں نہ رہا۔ بار بار اس نظم کو پڑھا اور وہ پیارا وجود بے پناہ یاد آیا جو اپنے پیاروں کی خاطر پردیس جا بیٹھا ہے۔ خاص طور پر یہ شعر تو بے پناہ تڑپا گیا۔

تم سات سمندر پار گئے ہم چین کی بازی ہار گئے
دِل کہتا ہے۔ تم کہتے ہو۔ تم آؤ گے۔ آجاؤ نا

ویسے پیارا ہمارا الفضل اب اتنا خوبصورت ہو گیا ہے اور ویسے بھی چار سالہ جدائی نے بھی اثر ڈالا ہے۔ اب ہر قسم کی چیز ہر قسم کا مطالعہ الفضل میں پڑھنے کو موجود ہوتا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے پہلے ہم دوسرا اخبار ذوق وشوق سے پڑھا کرتے تھے اور سکول سے آکر پوچھا کرتے تھے کہ جنگ آیا کہ نہیں۔ اب کالج سے واپسی پر یہی سوال ہوتا تھا کہ امی جان آج کا الفضل آیا کہ نہیں۔ اگر الفضل کسی وجہ سے نہیں آسکا تو ہمسایہ کے گھر سے مانگ کر پڑھا۔ اب تو الفضل کا ایسا چسکا پڑا ہے کہ آپ کو کیا بتاؤں۔ ہمارا پیارا الفضل بہت بہت خوبصورت ہو گیا ہے اور میری یہ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ تاکہ ہمارا الفضل آپ کی قیادت میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا ہوا کامیابیوں کی منزلوں کو چھو لے۔ آپ کا لکھا ہوا قطعہ بہت خوبصورت ہوتا ہے اور آپ نظمیں بھی خوب لکھتے ہیں اور آپ کا اداریہ تو بہت ہی دلچسپ ہوتا ہے۔ آپ کو بہت مبارکباد اور میری طرف سے جناب خالد ہدایت بھٹی کو بھی مبارکباد دیں اتنی اچھی نظم لکھنے پر۔

میں نے آپ کو فون کیا تھا اور پوچھا تھا کہ میں ایک صد روپے بھیج رہی ہوں کس طرح بھیجوں۔ ذرا تاخیر ہو گئی اس کے لئے معذرت کرتی ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا بھائی نصیر احمد گوگی یورپ کے لئے کل روانہ ہوا ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میرے بھائی کو خیر وعافیت سے اس کی منزل پر پہنچا دے۔ انکل دل ذرا پریشان تھا اس لئے روپے بھیجنے میں دیر ہو گئی۔ میں یہ یک صد روپیہ اپنے پیاروں کے لئے جنہوں نے اللہ کی راہ میں جان دی ہے ان کے لئے بھیج رہی ہوں۔ مکرم محترم نذیر احمد ساقی، مکرم محترم رفیق احمد اور پیاری نبیلہ کے لئے۔ یہ سب میرے رشتہ دار نہیں ہیں اور نہ ہی میں نے انہیں دیکھا ہے اور نہ ہی میں ان سے ملی تھی۔ مگر یہ میرے سب کچھ ہیں یہ مجھے بہت پیارے ہیں اور احمدیت کی خاطر قربان ہونے والے سب لوگ مجھے بہت پیارے ہیں نیز یہ کہ میں مضمون لکھ رہی ہوں۔ جلد آپ کی خدمت میں ارسال کروں گی۔ تاکہ آپ کی اصلاح کے بعد اسے کہیں بھیج سکوں۔ لکھتی تو میں بھی ہوں مگر آزاد کئی نظمیں لکھی ہیں مگر کبھی کسی کو نہیں دکھائی ہیں۔ سب آزاد ہیں۔ اور مضمون بھی لکھے ہیں۔ پڑے ہوئے ہیں۔ افسانے لکھ کر رکھے ہوئے ہیں۔ مگر ہم لڑکیوں میں تھوڑی سی بزدلی بھی ہوتی ہے کہ خدا جانے لوگ کیا کہیں۔ کبھی موقع ملا تو آپ سے ملاقات کروں گی۔ آپ کی بہت نظمیں پڑھی ہیں اور آپ سے ملاقات کا بے حد اشتیاق ہے۔ اب ماموں جان مکرم محترم اشرف ناصر مربی کراچی آئے تو ان سے کہوں گی کہ آپ سے ملاقات کرائیں۔ مگر میں نے آپ سے پوچھا ہی نہیں کہ آپ سے ملاقات کروں کہ نہ۔ آپ کہیں برا تو نہیں مان گئے؟

نزہت بشیر۔ ربوہ

ایمان کا کمال حسنِ خلق ہے

اطلاعات واعلانات

توسیع اشاعت

مکرم پروفیسر فاروق احمد صاحب جنجوعہ گلگشت کالونی ملتان نے اپنی بیٹی کی نمایاں کامیابی کی خوشی میں "الفضل" کی توسیع اشاعت کے لئے ایک صد روپیہ بھجوایا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی بیٹی کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔

محترمہ رشیدہ لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد لطیف صاحب مرزا نے اپنی بیٹی عزیزہ عابدہ لطیف مرزا کے میٹرک کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں کامیابی کی خوشی میں الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے تین سو روپے بھجوائے ہیں۔ اور بیٹی کی مزید ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز اپنے خاوند کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا کرے اور بلند درجات سے نوازے۔

ضروری اعلان

خاکسار اپنے اباجی محترم مولانا عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ کے حالات زندگی قلم بند کر رہا ہے جن احباب کرام کو محترم والد صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہو۔ وہ اپنے تاثرات اور وہ واقعات اور حالات جن کا تعلق حضرت مولانا والد صاحب کی سیرت سے ہو تحریری طور پر یا اپنی آواز ریکارڈ کروا کر بھجوا دیں۔

عبدالعلیم شاہد ابن مولانا عبدالمنان صاحب شاہد بیت النصرت ۱۸۸۹/۱۴ دستگیر کراچی نمبر ۳۸، پوسٹ کوڈ ۷۵۹۵۰،

اعلان دار القضاء

(اپیل حکیم عطاء الرحمن بنام حکیم عبدالحمید اعوان) اس کیس کی سماعت کے لئے ۳۰/۷/۸۹ کی تاریخ مقرر کر کے فریقین کو اسکی باقاعدہ اطلاع بھجوائی گئی تھی۔ لیکن فریقین حاضر نہیں ہوئے۔ لہٰذا اب بذریعہ اخبار فریقین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کیس کی آئندہ سماعت بتاریخ ۱۶/۹/۸۹ بوقت ...۵ بجے شام دار القضاء میں ہو گی۔ فریقین بروقت حاضر ہو کر پیروی کریں۔ اگر کوئی فریق حاضر نہ ہوا تو مجبوراً یکطرفہ کارروائی کے بعد فیصلہ دے دیا جائیگا۔

ناظم دار القضاء ربوہ

تصحیح

مورخہ ۳۱ جولائی کے اخبار میں صفحہ ۱ پر مکرم تاج الدین صاحب کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے۔ اس میں ان کی بیٹی کا نام مکرمہ ناصرہ صاحبہ زوجہ عبداللطیف صاحب کی بجائے زوجہ عبدالغفور صاحب شائع ہو گیا ہے۔

قارئین تصحیح فرمائیں۔

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی شیشی ۲۰ گرام پندرہ روپے ۱۵
بڑی شیشی ۶۰ گرام پنتالیس روپے ۴۵

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ

فون نمبر ۶۳۴

کثرت پیشاب کورس URINATION COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت ۴۰/-

بول بستری کورس BED URIN COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت ۳۰/-

شوگر (ذیابیطس) کورس DIABETES COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت ۸۰/-

پتھری گردہ کورس KIDENY STONE COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت ۱۵۰/-

پتھری پتہ کورس BILIARY COLIC COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت ۱۵۰/-

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی۔ ربوہ

فون: سیلز ۷۷۱ / کلینک ۶۰۶ / رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر

کینیا میں ایک سپلیمنٹ

کتنی عجیب بات ہے کہ یہاں تو ہم پر قدغن ہے کہ یہ نہ کہیں اور وہ نہ کہیں، یہ نہ لکھیں اور وہ نہ لکھیں، لیکن بیرونی ممالک میں احمدیت کو اتنی پذیرائی مل رہی ہے کہ دل ہر وقت حمد کے ترانے گانا چاہتا ہے۔ روح پر وجد کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ آج ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب یوگنڈا سے تشریف لائے۔ تو انہوں نے کینیا ٹائمز کا ایک سپلیمنٹ ہمیں دیا۔ یہ سپلیمنٹ انہیں مکرم بشیر احمد صاحب اختر مربی انچارج کینیا نے دیا تھا۔ کہ وہ مدیر الفضل کو دے دیں۔

کینیا ٹائمز نے جشن صد سالہ کے موقع پر ایک سپلیمنٹ جاری کیا جس کے پہلے صفحے پر حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ کی ایک نہایت خوبصورت تصویر اور تمام دنیا کے نام اس موقعہ پر حضور کا پیغام درج ہے دوسرے صفحے پر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصویر کے ساتھ احمدیہ جماعت کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اور چوتھے صفحے پر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چاروں جانشینوں کی تصاویر اور ان کے مختصر تعارف دئے گئے ہیں۔ چوتھے اور پانچویں صفحے پر کینیا میں بیوت الحمد وہاں کے پہلے مربی انچارج اور جو موکنیا ٹا جو وہاں کے پہلے صدر تھے ان کی تصاویر اور کینیا میں جماعت احمدیہ کی تاریخ پیش کی گئی ہے۔ اس تاریخ میں خاص موقعہ پر موجودہ حضرت امام جماعت اور مسٹر جیری میاں یاگا JERE MIAHNYAGAH وزیر ماحولیات کی تصویر بھی موجود ہے۔ چھٹے اور ساتویں صفحے پر احمدیہ عقائد کی تفصیل اور دنیا بھر میں جہاں جہاں احمدی مشن موجود ہیں ان ممالک کے نام اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات کا ایک اقتباس بھی شامل کیا گیا ہے۔ کینیا بھر کے بڑے بڑے تاجروں نے اس موقعہ پر اس سپلیمنٹ کے ذریعے مبارکباد پیش کی ہے۔ ہم کینیا ٹائمز کی انتظامیہ اور تجارتی سٹاف کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمیں یہ موقعہ دیا کہ ہم احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر ان چیزوں کو قارئین کی خدمت میں پیش کر سکیں اور ہم اس بات سے خوش ہیں کہ انہوں نے یہ سعادت حاصل کی۔ ہم مکرم بشیر احمد صاحب اختر مربی انچارج کے بھی ممنون ہیں کہ انہوں نے شب و روز کی محنت کے ساتھ یہ سپلیمنٹ شائع کروایا اور اس کی ایک کاپی ہمیں فراہم کی انہوں نے اپنے مکتوب میں یہ بھی اطلاع دی ہے۔ کہ سوونیئر کی اشاعت کی تیاریاں تقریباً مکمل ہو گئی ہیں اور خدا نے چاہا تو عنقریب یہ سوونیئر احباب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ ہم یہاں یہ گذارش کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم نے جرمنی، کینیڈا اور برطانیہ سے موصول شدہ مطبوعات کے جو تعارف پیش کئے ہیں ان میں ان مطبوعات کو سوونیئر لکھا گیا ہے۔ حالانکہ یہ جماعتیں ان مطبوعات کے علاوہ الگ طور پر سوونیئر شائع کر رہی ہیں۔ خدا نے چاہا تو ان سوونیئر کے ملنے پر ان پر بھی تبصرہ کیا جائے گا اور ان پر ان کے مشتملات کو قارئین سے متعارف کروایا جائے گا

(ل۔ س)

بقیہ بے خوابی

کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کیلئے درج ذیل تدابیر کریں۔

مغز بادام شیریں ۵ عدد، تخم کاہو، ۳ ماشہ تخم خشخاش، کنجد سفید ۳ ماشہ، مغز کدو شیریں ۳ ماشہ، فلفل سیاہ ۳ عدد، الائچی خورد ۲ عدد، دودھ میں پیس کر اور حسب ضرورت چینی ملا کر نوش جان کر لیا کریں۔ یہ عمل صبح نہار منہ بہتر رہے گا۔ اور رات کو سونے سے قبل روغن کدو یا روغن کاہو کی سر پر بطرز تیل مالش کریں۔

- بعض امراض بھی بے خوابی کا سبب بنتے ہیں۔ جن میں بخار، درد، مالیخولیا، ڈیپریشن، تشویش، بے جا خوف اور فکر مندی وغیرہ شامل ہیں۔ ان کا علاج بھی ضروری ہے۔
- اگر سب کچھ اکارت جائے تو پھر خواب آور گولیاں استعمال کریں اور وہ بھی ڈاکٹر کے مشورے سے۔ مگر نیند آور گولیوں کا عادی نہیں بننا چاہئیے۔ کیونکہ یہ نقصادہ ہوتی ہیں۔
- یاد رکھئے کہ ہر درد کی دوا اور ہر بیماری کا علاج صرف اور صرف خدا کے پاس ہے۔ خدا کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

خبریں

● ضلع سیالکوٹ کی دو تحصیلوں شکر گڑھ اور نارووال کے سرحدی دیہات کے ساتھ بہتے ہوئے راوی کی طوفانی لہروں پر قابو پانے کے لئے بھارت اور پاکستان کے مابین حفاظتی پشتوں کی تعمیر کی جنگ جاری ہے۔ چند سال قبل بھارت اور پاکستان نے جو حفاظتی پشتے تعمیر کئے تھے ان میں پاکستانی پشتوں کو گذشتہ سال کے سیلاب نے بے پناہ نقصان پہنچایا تھا۔ ایک پشتے پر تقریباً ۱۲۰۰ فٹ شگاف نے سیلاب سے وہ تباہی مچائی کہ ہزاروں افراد متاثر ہوئے اور ہزاروں مویشی راوی کی سیلابی لہروں کی نذر ہو گئے تھے۔ اب راوی کے مشرقی حصہ میں بھارت کے حفاظتی پشتے بہہ گئے ہیں اور اندازہ ہے کہ اگر سیلاب کی صورتحال برقرار رہی تو شکر گڑھ اور نارووال کے علاقوں میں شدید تباہی آئے گی۔

● مجسٹریٹ محمد اشرف قاسمی نے ہیروئن اور دیگر منشیات کی سمگلنگ میں ملوث حاجی اقبال بیگ کو ایک مقدمہ میں جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیجنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔ عدالت نے ۱۰ اگست تک کے جسمانی ریمانڈ دیئے جانے کے احکامات جاری کئے۔ سرکاری وکیل نے عدالت کو بتایا کہ ملزم کو بھارت میں سمگلنگ کے الزام میں ساڑھے پانچ سال سزا ہو چکی ہے۔ ملزم حشیش اور ہیروئن کا بین الاقوامی سمگلر ہے ملزم کے ساتھی سمگلر جسبیر سنگھ کو بھی سزا ہو چکی ہے۔

ملزم کو پولیس کی بھاری جمعیت میں دس بجے کے قریب عدالت میں پیش کیا گیا۔ ملزم کو ہتھکڑی لگی ہوئی تھی۔ اس نے داڑھی رکھ لی ہے۔ اس نے عدالت کو کہا کہ وہ بے گناہ ہے اور اسے خواہ مخواہ ذلیل کرنے کے لئے حکومت کے ایماء پر گرفتار کیا گیا ہے۔ عدالت کے باہر ہزاروں افراد ملزم کو دیکھنے کے لئے موجود تھے۔

● شیطانی کتاب کے مصنف سلمان رشدی کو بم سے ہلاک کرنے کی کوشش میں ایک ایرانی برطانیہ کے ایک ہوٹل میں اپنے ہی تیار کردہ بم سے ہلاک ہو گیا۔ اب تک سلمان رشدی ۵۶ جگہ پر منتقل ہو چکا ہے۔ وہ ایک سزا کاٹ رہا ہے جسکے ختم ہونے کے امکانات معدوم سے معدوم تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے دوستوں کا کہنا ہے کہ اب وہ کسی سے رابطہ نہیں رکھتا اور اس کا کہنا ہے کہ وہ بھری دنیا میں تنہا رہ گیا ہے۔

● سات جماعتی اتحاد میں شامل حزب اسلامی کے سربراہ اور مجاہدین حکومت کے وزیر خارجہ گلبدین حکمت یار نے افغان فوج کے غیر کمیونسٹ افسروں اور مجاہدین کی تنظیموں کے نمائندوں پر مشتمل افغانستان کی نئی انقلابی کونسل کے قیام کی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کونسل کو چھ ماہ کے اندر ملک میں نئے انتخابات کروانے ہونگے تاکہ وسیع البنیاد حکومت قائم ہو سکے۔ حکمت یار نے مجاہدین کے مختلف گروپوں پر مشتمل عبوری حکومت پر پہلی مرتبہ تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ عبوری حکومت انتخاب کے انعقاد اور اپنی بنیاد کو وسیع کرنے میں ناکام رہی ہے۔

سونے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے اس سے دعا مانگیں، مسنونہ دعاؤں کو دہرائیں اور دہراتے جائیں۔ خدا نے چاہا تو آپ بے خوابی سے نجات پا جائیں گے۔

بقیہ جاپان

محسوس کرے گا کہ آپکو شاید چائے پسند نہیں آئی اور فوراً آپ کی خواہش کے مطابق چائے یا کافی کا انتظام کر دے گا۔

جاپان میں اکثر گھروں میں آپ کو بدھمت قربان گاہ یعنی نذر و نیاز چڑھانے کا چبوترہ نظر آئے گا۔ جہاں وہ ہر صبح اٹھنے کے بعد ہاتھ جوڑ کر عبادت کرتے ہیں اور اگربتی جلاتے ہیں۔ (باقی)